السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ اپنے مرگی کے مریض کو بعض عرب اطباء کے پاس لے جاتے ہیں۔ اور یہ طبیب جنوں کو حاضر کرتے ہیں۔ اوران سے عجیب و غریب قسم کی حرکتیں صادر ہوتی ہیں۔ یہ مریض کو بھی کچھ عرصہ کے لیۓ چھپا دیتے ہیں کہتے ہیں کہ اس پر جن یا جادو کا اثر ہے۔ ان کے علاج سے مریضوں کو بسا اوقات شفا بھی مل جاتی ہے۔ اوراس کے ان علاج کی اجرت بھی انھیں دی جاتی ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ ان سے علاج کرانے کا کیا حکم ہے؟ نیز ایسے تعویزوں کے ساتھ علاج کا کیا حکم ہے۔ جن میں قرآنی آیات لکھی جاتی ہیں۔ اورانہیں پانی میں حل کر کے مریضوں کو پلایا جاتا ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مرگی اور جادو کے مریض کا قرآنی آیات اور جائز دواؤں سے علاج جائز ہے۔ اوراس میں کوئی حرج نہیں بشرط یہ کہ معالج کا عقیدہ اچھا ہواور وہ شرعی امور کا پابند ہو باقی رہا ان لوگوں سے علاج کروانا جو علم غیب کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یا جنوں کو حاضر کرتے۔ یا شعبدہ باز اور مجہول الحال ہوں۔ اوران کے علاج کی کیفیت بھی معلوم نہ ہو توان کے پاس جانا ان سے سوال کرنا اوران سے علاج کرانا جائز نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

من اتی عرافا فسالہ عن شئی لم تقبل لہ صلواة اربعین لیلة

(صحیح مسلم کتاب السلام باب تحریم الکھانة واتیان الکھان ح: 2230۔ واحمد فی المسند 4/68۔ 5/380)

''جس شخص نے کسی نجومی کے پاس جا کر کچھ پوچھا تو اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ ہوگی۔''

نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

من اتی کاھنا فصدقہ بما یقول فقد کفر بما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(سنن ابی داؤد کتاب الطب باب فی الکھان ح: 3904) واخرجہ الترمذی فی الجامع رقم 135 وابن ماجہ فی السنن رقم: 639 واحمد فی المسند 2/408۔ 476)

''جو شخص کسی کاہن و نجومی کے پاس کوئی سوال پوچھنے کےلئے جائے اور پھر اس کے جواب کی تصدیق بھی کرے تو اس نے اس شریعت کا انکار کیا جسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد اور اہل سنن نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اس موضوع کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔ جو سب اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔ کہ نجومیوں اور کاہنوں سے سوال کرنا اوران کی تصدیق کرنا حرام ہے۔ کاہنوں اور نجومیوں سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جو علم غیب کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یا جنوں سے مدد لیتے ہیں۔ یا ان کے اعمال اور تصرفات سے ایسا معلوم ہوتا ہو۔ انہی جیسے لوگوں کے بارے میں وہ مشہور حدیث وارد ہے۔ جسے امام احمد اور ابو داؤد نے جید سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں:

سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النشرة فقال ہی من عمل الشیطان

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ''نشرہ'' کے بارے میں سوال پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا'' یہ شیطانی عمل ہے۔''

علماء نے ''نشرہ'' کے بارے میں لکھا ہے۔ کے اس سے مراد اہل جاہلیت کا جادو کے زریعے جادو کو دور کرنا ہے۔ اوراس میں ہر وہ علاج شامل ہے۔ جس میں کاہنوں نجومیوں جھوٹے لوگوں اور شعبدہ بازوں سے مدد لی جائے۔

اس سے معلوم ہوا کہ تمام بیماریوں اور مرگی وغیرہ کی تمام قسموں کا شرعی طریقوں اور مباح وسائل سے علاج جائز ہے اورانہی وسائل میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ مریض پر قرآنی آیات اور شرعی دعائیں پڑھ کر دم کیا جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

لاباس بالرقی مالم یکن شرکا

(صحیح مسلم کتاب السلام باب لاباس بالرقی ح: 2200)

''جس دم جھاڑ میں شرک نہ ہو اس میں کوئی حرج نہیں''

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ :

عباد اللہ تداووا ولا تداووا بحرام

(سنن ابی داؤد کتاب الطب باب فی الادویہ المکروھۃ ح :3784)

''اللہ کے بندو! علاج کرو لیکن حرام کے ساتھ علاج نہ کرو۔''

آیات کریمہ اور شرعی دعاؤں کے صاف پلیٹ یا صاف کاغذوں پر زعفران سے لکھنے اور دھو کر مریضوں کو پلانے میں کوئی حرج نہیں بہت سے سلف سے یہ ثابت ہے۔ جیسا کہ علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد وغیرہ میں لکھا ہے لکھنے والے کے لئے بھی ضروری ہے کہ خیر واستقامت میں معروف لوگوں میں سے ہو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاوی بن باز رحمہ اللہ]()

جلددوم